اس کا جواب یہ ہے کہ جب خواتین کو ووٹ کا حق دیا گیا ہے تو ان کے نام تو فہرستوں میں ضرور درج کرائے جانے چاہئیں۔ البتہ ووٹ دینے یا نہ دینے کا انہیں اختیار ہے۔ نام درج کرانے اس لیے ضروری ہیں کہ بالفرض جماعت آپ کے علاقے میں کام کرتی ہے اور آپ کی اور ہماری توقعات کے برخلاف وہ علاقہ بہت جلدی اس حد تک تیار ہو جاتا ہے کہ ہم اسے اپنی انتخابی جد و جہد کے لیے اختیار کر لیتے ہیں۔ اس صورت میں اگر ہمارے بہت سے ووٹ سرے سے درج ہی نہ ہوں تو یہ ہمارے لیے سخت نقصان دہ ہوگا۔ خواتین کے ووٹ ڈلوانے کے بارے میں جماعت کی مجلس شوریٰ نے پچھلے اجلاس میں جو فیصلہ کیا ہے اسے آپ ملاحظہ فرمائیں۔

چند کاروباری صورتوں کا شرعی حکم

سوال :- ہمیں کاروباری معاملات میں چند ایسی صورتوں سے سابقہ پڑتا ہے کہ جن کے بارے میں پوری طرح اطمینان نہیں ہوتا۔ براہ کرم کتاب و سنت کے علم کی روشنی میں ان معاملات کی حقیقت واضح فرمائیں :-

۱- زمیندار یا دیہات کے بیوپاری کپاس کا وزن، نوعیت (quality) جس مدت میں وہ مال پہنچا دیں گے، اور نرخ طے کر کے سودا کر جاتے ہیں۔ کچھ پیشگی بھی دے دی جاتی ہے۔ زبانی یا تحریری یہ سب کچھ طے ہو جاتا ہے، مال نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہ یہ ممکن ہے۔ انہیں شرائط پر ہم کارخانہ دار کو جتنا مال کپاس ہم نے خریدا ہوتا ہے مقررہ مدت کے اندر ہم دینا طے کر لیتے ہیں مگر عموماً کارخانہ دار پیشگی نہیں دیتے۔

۲- بعض اوقات جبکہ ہم نے کوئی مال خریدا ہوا (یعنی کسی مال کا سودا ابھی نہیں کیا ہوتا) نہیں ہوتا پیشگی ہی کارخانہ دار کے ساتھ مال کی کوالٹی، وزن، نرخ وغیرہ دیکھ کر اور مدت طے کر کے سودا کر لیتے ہیں، بعد میں مال خرید کر کے ٹھکانے کر دیتے ہیں۔ ان

دونوں صورتوں میں نرخ پہلے مقرر کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ کارخانہ دار کو مال بغیر نرخ مقرر کرنے کے سپلائی کرتے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ طے کر لیتے ہیں کہ ہم دو صد یا ہزار من مال دیں گے اور ایک مدت مقرر کر لیتے ہیں کہ اس کے اندر اندر ہم نرخ مقرر کریں گے۔ جس دن ہمیں نرخ اچھا معلوم ہو ہم اسی دن عکس کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات مال پہنچانے کے بعد ہم دو ماہ تک کا وقفہ بھی نرخ مقرر کرنے کے لیے لے لیتے ہیں۔ کارخانہ دار مال کے پہنچنے پر ہمیں کچھ پیشگی یعنی حاضر نرخ کا ۶۰ یا ۶۵ فی صدی ادا کرتا رہتا ہے۔ نرخ مقرر کرنے پر کل رقم ادا ہو جاتی ہے۔

۴۔ اس طرح کے سودے کپاس اترنے پر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ تو کپاس اترنے سے دو چار ماہ پیشتر ہی ایسے سودے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔

جواب:۔ آپ نے کپاس کے سودے کی جو صورتیں بیان کی ہیں ان کے احکام الگ الگ نمبروار بیان کیے جاتے ہیں:۔

صورت اول و دوم میں بیع سلم کی شرائط میں سے ایک اہم شرط نہیں پائی جاتی یعنی یہ کہ سودا طے ہونے کے ساتھ ہی قیمت پوری کی پوری پیشگی ادا ہو۔ یہ بیع سلم کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ چونکہ یہ شرط ان دونوں صورتوں میں مفقود ہے اس لیے یہ معاملات بیع سلم کے حدود سے خارج ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ معاملات اس بنا پر درست ہیں کہ دراصل یہ بیع کے معاملات نہیں ہیں بلکہ معاہدے کے معاملات ہیں۔ یعنی فریقین آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ ایک فریق ایک وقت مقرر پر، یا ایک مدتِ مقررہ کے اندر اس قسم کا اتنا مال اس نرخ پر دوسرے فریق کو مہیا کرے گا۔ اور دوسرا فریق یہ عہد کرتا ہے کہ وہ ان شرائط پر اسے خریدے گا۔ اس قسم کا معاہدہ کرنا جائز ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی بشرطیکہ معاہدہ کرنے والے معاہدے ہی کی نیت کریں، یہ نہ سمجھیں کہ ایک فریق نے مال بیچا اور دوسرے نے خرید لیا۔